مسجد کے صحن کی صفیں کونوں سے مکمل کرنا ضروری ہے؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ گرمیوں کے موسم میں ہماری مسجد میں کچھ نمازیں (مغرب، عشاء اور فجر) مسجد کے صحن میں ادا کی جاتی ہیں، مسجد کے صحن میں ماربل کی ٹائلیں لگی ہیں، سارا صحن بالکل صاف و شفاف اور ٹھنڈا ہوتا ہے، جبکہ صفیں آدھے صحن میں بچھائی جاتی ہیں، دائیں بائیں مسجد کا کچھ حصہ خالی ہوتا ہے، اس میں صفیں نہ بچھائے جانے کی وجہ سے نمازی وہاں نماز ادا نہیں کرتے، جبکہ مسجد کا سارا صحن عینِ مسجد ہے، اب پوچھنا یہ ہے کہ یوں صفیں بچھانے سے دورانِ جماعت قطع صف لازم آئے گا یا نہیں؟

جواب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

شریعت کی رو سے نماز کی صفوں کی درستی، نمازیوں کا خوب مِل کر کھڑا ہونا اور ”اتمامِ صف“ یعنی صفوں کو اس طرح مکمل کرنا کہ کسی بھی صف میں دونوں کناروں یا درمیان سے جگہ خالی نہ چھوڑی جائے، خواہ وہاں صف بچھی ہو یا نہ ہو، یہ تمام چیزیں صف کے واجبات میں سے ہیں، جن پر احادیث مبارکہ میں بہت تاکید فرمائی گئی ہے اور اس پر عمل نہ کرنے والوں کے لئے سخت وعیدات بیان کی گئی ہیں، لہٰذا جب تک مسجد کے صحن میں دائیں بائیں دونوں کنارے پُر نہ ہوجائیں، اس وقت تک پیچھے دوسری صف بنانا، جائز نہیں، کیونکہ یہ اتمامِ صف کے حکم کے خلاف ہے، جو ناجائز و گناہ ہے، لہٰذا پوچھی گئی صورت میں آپ کی مسجد کے نمازیوں پر لازم ہے کہ وہ دورانِ جماعت مسجد کے صحن کے دونوں کونوں تک مکمل صفیں بنائیں، خواہ وہاں صف بچھی ہو یا نہ ہو۔ نیز مسجد کی انتظامیہ کو چاہیے کہ وہ مسجد کے صحن کے دونوں کونوں تک صفیں بچھوائیں، تاکہ نمازی دورانِ جماعت قطع صف کے گناہ سے بچ سکیں۔

صف کو دونوں کونوں تک مکمل کرنے کے متعلق سنن ابی داوٗد میں ہے: ”عن أنس أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم قال: أتموا الصف المقدم، ثم الذي يليه، فما كان من نقص فليكن في الصف المؤخر“ ترجمہ: حضرت انس

رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پہلی صف کو مکمل کرو، پھر اس کے بعد والی، تو جو کچھ کمی ہو وہ آخری صف میں ہونی چاہیے۔ (سنن ابی داؤد، جلد02، صفحہ 11، رقم الحدیث 671، مطبوعہ دار الرسالۃ العالمیہ)

صف قطع کرنے والوں کے متعلق مسندِ احمد میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”أقيموا الصفوف، فإنما تصفون بصفوف الملائكة وحاذوا بين المناكب، و سدوا الخلل، ولينوا في أيدي إخوانكم، ولا تذروا فرجات للشيطان، ومن وصل صفا، وصله الله تبارك و تعالى، ومن قطع صفا قطعه الله تبارك وتعالى“ ترجمہ: صفوں کو سیدھا کرو، کیونکہ تم ملائکہ کی صفوں کی طرح صفیں بناتے ہو اور اپنے کندھوں کو برابر کرو اور صفوں کی خالی جگہوں کو پورا کرو اور اپنے بھائیوں کے ہاتھوں میں نرم ہو جاؤ اور شیطان کے لیے خالی جگہیں نہ چھوڑو اور جس نے صف کو ملایا اللہ تعالیٰ اس کو ملائے گا اور جس نے صف کو قطع کیا، اللہ تعالیٰ اس کو قطع فرمائے گا۔ (مسند احمد، جلد10، صفحہ 17، رقم الحدیث 5724، مؤسسۃ الرسالہ)

عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری، شرح سنن ابی داؤد للعینی اور مرقاۃ المفاتیح میں ہے، واللفظ للآخر: ”(ومن وصل صفا) بالحضور فيه وسد الخلل منه (وصله الله) أي: برحمته (ومن قطعه) أي: بالغيبة، أو بعدم السد، أو بوضع شيء مانع (قطعه الله) أي: من رحمته الشاملة وعنايته الكاملة، وفيه تهديد شديد ووعيد بليغ، ولذا عده ابن حجر من الكبائر في كتابه الزواجر“ ترجمہ: اور جس نے صف میں حاضر ہو کر اور صف کے خلل کو دور کر کے صف کو ملایا، تو اللہ تعالیٰ اس کو اپنی رحمت سے ملا دے گا اور جس نے صف میں شامل نہ ہو کر یا خلل کو مکمل نہ کر کے یا تکمیلِ صف سے مانع کوئی چیز رکھ کر صف کو کاٹا، تو اللہ تعالیٰ اس کو اپنی رحمت شاملہ و عنایت کاملہ سے کاٹ دے گا اور اس میں سخت تہدید (ڈانٹ) و شدید وعید ہے، یہی وجہ ہے کہ قطعِ صف کو امام ابن حجر ہیتمی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "الزواجر" میں کبیرہ گناہوں میں شمار فرمایا ہے۔ (مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوۃ المصابیح، جلد03، صفحہ 854، مطبوعہ دار الفکر، بیروت)

بحر الرائق شرح کنز الدقائق میں ہے: ”ينبغي للقوم إذا قاموا إلى الصلاة أن يتراصوا ويسدوا الخلل ويسووا بين مناكبهم في الصفوف وينبغي أن يكملوا ما يلي الإمام من الصفوف، ثم ما يلي ما يليه وهلم جرا وإن وجد في الصف فرجة سدها“ ترجمہ: قوم (مقتدیوں) کے لیے مناسب ہے کہ جب وہ نماز کے لئے کھڑے ہوں، تو وہ خوب آپس میں مل کر کھڑے ہوں اور خالی جگہوں کو مکمل کریں اور صفوں میں اپنے کندھوں کو آپس میں ملالیں اور یہ بھی

مناسب ہے کہ پہلے وہ امام سے متصل صف مکمل کریں، پھر اس کے بعد والی اسی طرح آخر تک کریں اور جب کوئی شخص صف میں خالی جگہ پائے، تو اس کو مکمل کرے۔ (بحر الرائق، جلد 01، صفحہ 375، دار الکتاب الاسلامی)

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سُنَّت، امام اَحمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 1340ھ/1921ء) لکھتے ہیں:

"درباره صفوف شرعاً تین باتیں بتاکید اکید مامور بہ ہیں اور تینوں آج کل معاذ اللہ کالمتروک ہو رہی ہیں، یہی باعث ہے کہ مسلمانوں میں نااتفاقی پھیلی ہوئی ہے۔۔۔ اول: تسویہ کہ صف برابر ہو، خم نہ ہو، کج نہ ہو، مقتدی آگے پیچھے نہ ہوں، سب کی گردنیں شانے ٹخنے آپس میں محاذی ایک خط مستقیم پر واقع ہوں، جو اس خط پر کہ ہمارے سینوں سے نکل کر قبلہ معظمہ پر گزرا ہے عمود ہو۔۔۔ **دوم: اتمام کہ جب تک ایک صف پوری نہ ہو دوسری نہ کریں۔۔۔** سوم: تراصّ یعنی خوب مل کر کھڑا ہونا کہ شانہ سے شانہ چھلے، یہ بھی اسی اتمام صفوف کے متممات سے **اور تینوں امر شرعاً واجب ہیں۔**"

(ملتقطاً، فتاوی رضویہ، جلد 07، صفحہ 219 تا 223، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

ایک اور مقام پر امام اہلسنت رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ لکھتے ہیں: **"حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تکمیل صف کا نہایت اہتمام فرماتے** اور اس میں کسی جگہ فرجہ چھوڑنے کو سخت ناپسند فرماتے۔۔۔ وصل صفوف اور ان کی رخنہ بندی اہم ضروریات سے ہے **اور ترک فرجہ ممنوع و ناجائز۔**" (ملتقطاً، فتاوی رضویہ، جلد 07، صفحہ 41_46، رضا فاؤنڈیشن)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: OKR-0037

تاریخ اجراء: 03 صفر المظفر 1447ھ/29 جولائی 2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net